الجواب بعون ملہم الصواب

(۱) عرف میں کریڈٹ کارڈ کے نام سے معروف تین قسم کے کارڈ پائے جاتے ہیں (الف) ڈیبٹ کارڈ (ب) چارج کارڈ (ج) کریڈٹ کارڈ۔ ان کارڈوں کے استعمال میں درج ذیل تفصیل ہے۔

(الف) ڈیبٹ کارڈ: اس کارڈ کے حامل کا اکاؤنٹ پہلے سے اس ادارے میں موجود ہوتا ہے جس ادارے کا اس نے کارڈ حاصل کیا ہے، اس کارڈ کو کارڈ ہولڈر اپنے اکاؤنٹ میں موجود رقم کی حد تک ہی استعمال کر سکتا ہے کیونکہ اس میں ادارے کی طرف سے کارڈ ہولڈر کے لئے قرض کی سہولت نہیں ہے اور جب بھی وہ اسے استعمال کرتا ہے ادارہ اسکے اکاؤنٹ میں موجود رقم سے اسکی ادائیگی کر دیتا ہے چونکہ ڈیبٹ کارڈ کے استعمال سے سودی لین دین لازم نہیں آتا ہے اس لئے براہ راست اکاؤنٹ سے منہائی کے طریقے کی بنیاد پر اس کارڈ کو جائز مقاصد کے لئے استعمال کرنا بلاشبہ جائز ہے۔ نیز ادارہ اس کارڈ کو جاری کرنے کی جو فیس وصول کرتا ہے اسکی ادائیگی بھی جائز ہے۔

چارج کارڈ: رقم کی منہائی کے لئے اس کارڈ کے حامل کا کوئی اکاؤنٹ پہلے سے اس ادارے میں موجود نہیں ہوتا ہے جس ادارے کا اس نے کارڈ حاصل کیا ہے، بلکہ اس میں اس کارڈ کے ذریعہ خریداری وغیرہ کی صورت میں ادارے کی طرف سے کارڈ ہولڈر کے لئے ایک متعین وقت تک کے واسطے قرض کی سہولت ہوتی ہے اور مقررہ وقت تک ادائیگی کر دینے کی صورت میں اس پر کوئی سود کی ادائیگی بھی لازم نہیں بلکہ اس مدت تک کے لئے یہ بلاسودی قرض ہے لیکن اگر کارڈ ہولڈر نے وقت مقررہ پر ادارہ کا قرض ادا نہیں کیا تو اسکو پھر سود کے ساتھ ادائیگی کرنی ہوتی ہے۔ اس لئے چارج کارڈ کا استعمال عام حالات میں نہیں کرنا چاہئے تاہم اگر ڈیبٹ کارڈ سے کسی کی ضرورت پوری نہ ہو رہی ہو اور اسے چارج کارڈ کے استعمال کی ضرورت پیش آئے تو درج ذیل احتیاط کے ساتھ جائز مقاصد کے لئے اسکے استعمال کی گنجائش ہوگی کہ اس صورت میں بذریعہ کریڈٹ کارڈ خریداری میں انتہائی احتیاط کی ضرورت ہوگی، اور اس کے استعمال کے بعد بلوں کی ادائیگی سود عائد ہونے کا جو وقت مقررہ ہے اس سے پہلے پہلے کرنی ضروری ہوگی تاکہ بلوں پر سود نہ لگے اور سود کی ادائیگی نہ کرنی پڑے ورنہ اس صورت میں سود کے لین دین کا گناہ ہوگا، البتہ کارڈ جاری کرنے والا ادارہ جو سالانہ فیس یا سروس چارج وصول کرتا ہے وہ سود کے زمرے میں نہیں آتی ہے اس لئے اسکا لینا دینا جائز ہے۔

کریڈٹ کارڈ: رقم کی منہائی کے لئے اس کارڈ کے حامل کا بھی کوئی اکاؤنٹ پہلے سے اس ادارے میں موجود نہیں ہوتا ہے جس ادارے کا اس نے کارڈ حاصل کیا ہے، بلکہ اس میں اس کارڈ کے ذریعہ خریداری وغیرہ کا جو معاملہ ہوتا ہے اس میں معاہدہ ہی قرض پر سود کے لین دین کا ہوتا ہے، اگرچہ اس معاہدہ میں ایک خاص مدت تک اصل رقم کی ادائیگی کر دینے کی صورت میں سود کی ادائیگی نہیں کرنی پڑتی ہے لیکن اصلاً معاہدہ سودی لین دین کا کرنا پڑتا ہے اور مدت مقررہ کے بعد سود بھی ادا کرنا پڑتا ہے جسمیں مدت کی کمی زیادتی سے شرح سود بھی کم و زیادہ ہوتا ہے، اس کارڈ کا استعمال اصلاً ناجائز ہے کیونکہ اس میں اگرچہ مدت مقررہ میں ادائیگی کی صورت میں سود ادا کرنا نہیں پڑتا ہے لیکن چونکہ اسکے حصول کے لئے

Scanned by CamScanner

سودی معاملہ لازم آتا ہے جو شرعاً ناجائز ہے اس لئے کریڈٹ کارڈ کے استعمال سے بچنا لازم ہے تاہم اگر ڈیبٹ کارڈ یا چارج کارڈ الگ سے مہیا نہ ہو اور کوئی اس کارڈ کو اوپر ڈیبٹ کارڈ یا چارج کارڈ کے استعمال جائز ہونے کے لئے بیان کردہ شرائط کے مطابق استعمال کرے اور اس میں سود ادا کرنا نہ پڑے تو بوقت ضرورت بقدر ضرورت استعمال کی صورت میں ان شاء اللہ عدم مؤاخذہ کی توقع ہے۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: [illegible])

(۲) مردے کو دفنا کر قبر پر مٹی ڈال چکنے کے بعد قبر پر پانی چھڑک دینا آنحضرت ﷺ سے ثابت ہے لہٰذا اسے بدعت کہنا درست نہیں بلکہ علامہ شامیؒ وغیرہ فقہاء کرامؒ نے بھی اس کے مندوب و مستحب ہونے کا ہی رجحان ظاہر فرمایا اس لئے قبر پر مٹی ڈال دینے کے بعد آنحضرت ﷺ کی پیروی کی نیت کے ساتھ مٹی جمانے کی غرض سے پانی چھڑک دینا مستحب و افضل ہے۔

قال في الدر المختار: ۲/۲۳۷

"ولا بأس برش الماء عليه حفظا لترابه عن الاندراس"

وفي الشامية: ۲/۲۳۷

"ولا بأس برش الماء عليه بل ينبغي ان يندب، لأنه صلى الله عليه وسلم فعله بقبر سعد كما رواه ابن ماجة وبقبر ولده ابراهيم كما رواه ابو داود في مراسيله وأمر به في قبر عثمان بن مظعون كما رواه البزار فانتفى ما عن ابي يوسف من كراهته لأنه يشبه التطيين حلية"

(۳) اگر مکان خریدتے وقت اسے آگے فروخت کرنے کی نیت نہیں تھی بلکہ محض کرایہ پر دینے کے واسطے خریدا گیا ہو تو مکان کی مالیت پر زکوٰۃ نہیں تاہم کرایہ کی مد میں جو رقم حاصل ہوگی اس میں سے جو رقم شخصِ مذکور کی زکوٰۃ کی جو تاریخ ہے اس وقت تک خرچ ہونے سے بچ جائیگی تو دوسرے اموال زکوٰۃ کے ساتھ اس کی زکوٰۃ بھی لازم ہوگی۔

(۴) سونے چاندی کے زیورات خواہ گھریلو استعمال کے لئے ہی کیوں نہ ہوں یا روزمرہ استعمال ہی میں کیوں نہ ہوں جب بقدر نصاب ہوں یا دوسرے اموال زکوٰۃ سے مل کر نصاب کی حد تک پہنچ جائیں تو ان پر بھی زکوٰۃ واجب ہے ------------------------------- واللہ اعلم بالصواب

احقر شاہ محمد تفضل علی

دار الافتاء دار العلوم کراچی

۲۹ صفر المظفر ۱۴۲۷ھ

الجواب صحیح
اصغر علی ربانی
۲۹/۲/۱۴۲۷ھ

الجواب صحیح
محمد عبد المنان عفی عنہ
۲۹/۲/۱۴۲۷ھ

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفر اللہ لہ
۲۹/۲/۱۴۲۷ھ

الجواب صحیح
[illegible]
۳-۳-۱۴۲۷ھ